

ایمان و بندگی کے راز میں قلب و روح کی پاکیزگی کا مہر

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

رسول کریم کی قربانت و ہمسائی میں آپ کا استقبال
یقیناً دلنشا خوش نصیب ہے جس کو زندگی میں بزرگ شرف حاصل ہو جائے
اگر دنیا و آخرت کی سعادت چاہیے
تو پروردگار کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ننگے برہمن
پر بندہ لڑائی گرم اور گرم خیز قربانت ہے
بس اگر رسول کریم بر دل و جان نچھاور ہو جائے تو کوئی حرج نہیں
دل کو امن و نعت و بندگی کے چشم سے پاک و پاکیزہ کر لینا چاہیے
و اگر ہمیں سے قلب کو پاکیزہ کر لینا چاہیے
تقویٰ کی گہرے نفس کو چھوڑ کر لینا چاہیے
اور جسم کو پر پیر گازی کی مشقت کا مدوی بنا لینا چاہیے
خداوند عالم کے لئے نیکو کو خالص کر لینا چاہیے
اپنی روزمرہ کی زندگی کو خوشنودی پروردگار کا وسیلہ بنا لینا چاہیے۔

اور

ان تمام کاموں کے لئے ماہ رمضان المبارک سے بہتر کوئی موقع نہیں ہے
کہوں کہ راستہ تھوڑا نک ہے اور کبھی صفت و اسے ماننے ہیں
انہوں... کہ راستہ طویل ہی ہے اور تارا راہ کم ہے
کیا دگانی پیدا کرنے والا ایس نہیں یوں ہی چھوڑ دے گا ؟
کیا نفس امام دست بردار ہے ؟
"روزہ" کی ذمہ داری سنا سنا رہی چاہیے نہ
"ذمہ داری" کے اسلئے سے سلیج رہنا چاہیے نہ

عمل کی درستی اور غلامی و ملکیت سے آزادی و نجات کے لئے
تقویٰ کی کبھی سنا سنا رکھنی چاہیے تے
ناگ راہ چھوڑتے ہی قربت الہی حاصل کر لی جائے
اور دکاوٹ دور ہونے ہی زیادہ سے زیادہ بخشش الہی کی جائے
بقول حافظ شیرازی :

بسال بار بار نقاب پروردہ ولی - نبار رہ نشان اتنا نظر تو آتی کرو
تو کہ سوائے حقیقت میری بیرون - کیا کوئی حقیقت گزرتو آتی کرو
یعنی حال خوب نقاب پروردہ کا حال نہیں ہے لیکن راستہ کا خیار تو تھا اور تاک
اس کا دیا کر سکو۔ تم تو غفلت کی سڑک سے باہر نہیں جاتے تو بھر حقیقت کی گلی سے
کہاں گزرتے ہو۔

اور خداوند عالم نے اس آسانی قربانت اور ماہ رمضان کے اس دسترخویں رحمت کا
اجتام اسی لئے کیا ہے۔

... لعلکم تقون ایاماً تعدد و ادات

بقول حافظ شیرازی :

اگر روزہ رکھنے میں اس کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں کر یہ نشان کو نفس کی
جوانی لائق کے گڑھے سے نکال کر وہ عالی فرشتوں کی بلندی تک پہنچا دیتا ہے
تو اس کی عظمت و عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

اگر روزہ دینا ہی ہو گیا کہ خداوند عالم کی مرضی اور پیغمبر و آئمہ اہل بیت کا ارشاد
ہے تو یہ بندہ مومن کو اس منزل پر پہنچا دیتا ہے کہ بقول امام جعفر صادق علیہ السلام



روزہ دار کا سونا جادت ہے۔ اس کی خاموشی کسبِ الہی اس کا عمل مقبول
ہے۔ یہ وہ اس کی دعا ہے جس میں ہے

روح انسان کا مدار ہے اعضاء و قلوب اور شہوت کو قابو میں رکھنا ہے۔ بغیر اس
کے شعلہ ہے کہ جس طرح انسان کے جسم میں خون رواں دھار بہتا ہے بالکل اسی طرح
روح آدمی لوگوں میں شہوان بھی جاری ہے پس بھوک کی دوسے شیطان کی گزرگاہوں
پر تکیہ کر دیجئے۔

روزہ افروہوں، مظلوموں اور بھوک کی آغوش میں بھٹنے والے لوگوں کی پریشانیوں
پر تکیہ کرنا ہے۔

ماہ رمضان میں دو تمند اور فقیر برابر ہیں۔ دونوں بھوکے رہتے ہیں۔
تمند جب بھوک کی پریشانی کا مزہ چکھتا ہے اور ذاتی طور پر اس کا تجربہ کرتا ہے
اسے ان لوگوں کی تکلیف کا بخوبی احساس ہو جاتا ہے جن کے پاس کھانے کے لئے
کچھ نہیں ہے۔ اس طرح وہ غریب و گرسن لوگوں کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھے گا۔
یہ اس کے تکیے کا ایک گوشہ ہے۔

لیکن اصلی مقصد پاکیزگی، روح، عبادت قلب، تصفیہ باطن، تقویتِ ارادہ
اور اطاعتِ خیر، عبودیت اور لگن و شہوت پر تکیہ حاصل کرنا ہے۔

درحقیقت کھانے پینے اور جنسی لذتوں سے پرہیز اختیار کرنا اس بات کی
دستور ہے کہ نفسانی ملکات روخا ہو جائیں اور ہم لوگوں کی رحمت و برکتی
پر آمادہ و مستعد بنیں۔ یہاں یہ حدیث آپ لوگوں کی نظروں سے نہیں گزری کہ:

”ایسے روزہ داروں کی تعداد زیادہ ہے جنہیں اپنے روزہ سے بھوک اور
پاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا ہے۔“

انسان کے پورے وجود کو روزہ دار ہونا چاہیے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

جب تم روزہ رکھو تو تمہاری آنکھ، تمہارے کان، تمہارے بال اور تمہاری
حال وغیرہ کو بھی روزہ دار ہونا چاہیے۔ تمہارے روزہ کے دن اور یومِ انظار کے
جہاں فرق ہونا چاہیے۔ تمہیں بحث و مباحثہ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا
چاہیے اور تمہارے اندر روزہ دار کا وقار پایا جانا چاہیے اور تمہیں اپنے خدمت
گاروں کی ادبیت سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

حدیث کا سلسلہ آگے بڑھانے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔
”ایک دن پیڑھے ایک روزہ دار عورت کو دیکھا جو اپنی کینز کو گایاں دے رہی
تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ کھانا لے آؤ۔ لوگوں نے حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد پیڑھے
ایک روزہ دار عورت سے کہا: یہ کھانا عورت نے خواب دیا۔ میں روزہ دار ہوں۔“

پیڑھے فرمایا کہ ”تم کیسی روزہ دار ہو کہ اپنی اس خادمہ کو گایاں دے رہی ہو۔“

روزہ فقط کھانے پینے سے پرہیز اختیار کرنے کا نام نہیں ہے۔

تھا ہاں کھانے پینے اور بھرتی سے پرہیز اختیار کرنا روزہ کا سب سے کترتی
مرحلہ ہے۔ ریٹ اور شہوت پر قابو حاصل کرنے سے زیادہ اہم بات آنکھ، زبان، کان
اور دیگر اعضاء بدن پر قابو حاصل کرنا ہے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام
اور نامناسب چیزوں کو دیکھنے سے باز رکھے اور کسی شہوت بھری نگاہوں سے نہ
دیکھے اور یہ خیال رکھے کہ ”نگاہ“ شیطان کے زہر کو دیکھنے سے زیادہ زہر بلا تیر ہے۔

روزہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو عورت، نصیحت، لگتے چبھی گالی گلوں، استہزاء
پدیاں، بیچودہ گوئی اور دیگر لغویات سے محفوظ رکھے۔ یاد الہی سے اپنے گلے کو تھریا
کھڑ ہے اور دعا و مناجات و آیات کلام الہی کی تلاوت سے اپنے من کو مسطور و خوشبو
دار بنائے رکھے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے قلب کو غصیہ طحا سے دور رکھے۔ اس کے وار
د باغ انکار و خیالات احمقہ و ہمت اور نیت و ارادہ کو بھی روزہ دار رہنا چاہیے
اور سوائے ذکر الہی کے اور کسی نہ کرے۔ میں نے الجھے اور اس کے ولین صحت و شوقِ حق
کے علاوہ کسی نہ ہو کیونکہ یہی مہدی قانع اور اولیاء اللہ کا مرتبہ ہے۔

مغز کلام میں پیغمبر کے ارشادات طائر کو نقل کرنے یا لازمی معلوم ہوتا ہے۔ منتقل
ہے کہ ایک دن پیغمبر نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک
کام بتاؤں جس کو اگر کرو تو شیطان تم سے دور ہو جاتا ہے۔ اتنا دور جتنا مشا
مغرب سے دور ہے ۹

لوگوں نے کہا: " ضرور بتائیے یا رسول اللہ!

پیغمبر نے ارشاد فرمایا: " وہ کام ہے روزہ! روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا
ہے اور اس کی کرتوتوں کو دبا دیتا ہے اور خدا کی راہ میں دینی اور دنیوی معاملات انجام دینا اس کا
بجسٹا اکلالتا ہے اور گنہگار سے ہر گناہ کی دنیا ہے۔ دیکھو ہر گناہ
کے لئے ایک گناہ ہے اور تم کی ذکوة روزہ ہے لہ

اسی طرح اس ماہ رمضان المبارک میں صاف دماغی ہو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ عبادت
عبادت کی توفیق عطا کرے گا۔ ہمارے ہاں کو ہمارے غلبہ سے بہتر ہمارے کا ہمارے
مل کر ہمارے قول کے مطابق ہمارے ہمارے جیسے رمضان المبارک کے دن گزریں
وہ ہمیں اپنے قریب کرنا چاہئے گا۔

اللہ یا رب العالمین

انتہی سمیع تعجیب

حوالے:

۱۔ الصوم جنة من النار" صیغہ سنی

۲۔ " الدعاء سلاح المؤمن" صیغہ سنی ۱۱ اصل کافی کتاب البدل

۳۔ " فان تقوی اللہ" متاح سواد و ذخیرة معاد و متقی من ۱۷
طلکة ۱۰۰۰ بیچ ابودعبلہ ۲۴۱۔

۴۔ " اعدی عدوک نفسک الخی بن حبیبک" بیگزکر اسلام

۵۔ " نوم الصائم عبادۃ وصیغۃ تسبیح وصلیہ مستقبل و دعا کے
مستجاب (نور جلد ۲ ص ۳۳)

۶۔ " ان الشیطان لیجری من امن آدم مجری الدم فصیقوا
عجاریہ یا جوع" (نور جلد ۲ ص ۳۳)

۷۔ حجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۳۳

۸۔ ایضاً جلد ۲ ص ۳۳



روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے قلب کو غصیہ طحا سے دور رکھے۔ اس کے وار
د باغ انکار و خیالات احمقہ و ہمت اور نیت و ارادہ کو بھی روزہ دار رہنا چاہیے
اور سوائے ذکر الہی کے اور کسی نہ کرے۔ میں نے الجھے اور اس کے ولین صحت و شوقِ حق
کے علاوہ کسی نہ ہو کیونکہ یہی مہدی قانع اور اولیاء اللہ کا مرتبہ ہے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے کافروں کو حرام اور نامناسب باتوں کو سنے سے
محذور نہ رکھے اور جس وقت و نیت التزام رکھی اور نارا کوئی پریشان باتوں کو نہ سنے کیونکہ
نیت کا سنا ہی ناسازی و آگاہ ہے جتنا نیت کرنا ہے لہذا اس گنہ میں دونوں برابر یک
شریک ہیں۔

روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھوں اور سر میں کو غم و پھانسی و تجاؤن سے
باز رہے اور حرام و ہلوک کھانے سے نظارہ کر لے بلکہ مٹان کھانا بھی اناج سے
کھائے اور سرخانی برقیہ کر سب کی دعویٰ کو جھٹلے میں نہ لگ جائے۔

یہ سہ لپڑی ہے کہ ہر بھر روزہ و صوم کی وجہ سے جو روحانی پاکیزگی اور تعویفی
سے قربت حاصل ہوتی ہے وہ صدہ کے بھر جانے کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کے وقت میں امید و بیم اور خوف و حجاز کی حالت
میں سو کرے کہ آیا خداوند عالم نے اس کے روزہ کو قبول کر لیا ہے یا رد کر دیا ہے۔